© rasailojaraid.com

کامل مسلمان کون؟

بَابُ مَاجَاءَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

درسِ حدیث

مولانا عبداللطیف مدنی

(۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَاءِ هِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَيُرْوٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

(۲) حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ نِ الْجَوْهَرِیُّ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ ابْنِ اَبِیْ بُرْدَتَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَتَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ مُوْسٰى وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے کہ لوگ اپنے خون اور مال پر اس سے امن میں رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا مسلمانوں میں کون شخص افضل ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں یعنی زبان سے گالی گلوچ نہ کرے اور ہاتھ سے کسی کو مارے نہیں۔

تشریح: اس جملہ میں مسند ومسندالیہ دونوں معرفہ ہیں اور قاعدہ ہے کہ دونوں کا معرفہ ہونا حصر کا فائدہ دیتا ہے۔ لہٰذا اس جملہ میں بھی حصر ہوگا اور ترجمہ یہ ہوگا کہ مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔

سوال: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جس سے دوسرے مسلمان کو تکلیف پہنچے وہ مسلمان ہی نہیں حالانکہ یہ اہلِ سنت والجماعت کے عقیدہ کے خلاف ہے۔

جواب: یہاں حصر کمال وافضلیت ہے حصر صحت مراد نہیں۔ لیکن حدیث کو اس کے ظاہر پر رکھنا ہی بہتر ہے تا کہ حدیث کا وزن نہ گھٹ جائے اور جو اس سے اصل غرض ہے یعنی لوگوں کو متنبہ کرنا، اس میں ضعف نہ پیدا ہو جائے اس کو ایک مثال سے سمجھنا مفید ہوگا کہ لغت میں مال دار ہر اس شخص کو کہنا صحیح ہے جو مال رکھتا ہو اگرچہ قلیل ہو۔ مال کا معنی ہے قابلِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انتفاع چیز، اب جس کے پاس ادنیٰ سی ادنیٰ قابلِ انتفاع چیز ہوگی وہ لغت کے اعتبار سے مال دار ہوگا لیکن عرف میں اس کو مال دار نہیں کہا جاتا۔ عرف میں صرف اس شخص کو مال دار کہتے ہیں جو معتد بہ مال رکھتا ہو۔ اسی طرح دوسروں کو ایذاء (تکلیف) پہنچانے والا حقیقت میں تو مسلمان ہے مگر عرف میں اس لائق نہیں کہ اسے مسلمان کہا جائے۔ (یہ تقریر اہلِ سنت کے بھی خلاف نہیں اور اس سے حدیث کا وزن بھی قائم رہتا ہے۔ یعنی زجر وتوبیخ کا مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے۔) زبان اور ہاتھ کی وجہ تخصیص یہ ہے کہ اکثر ایذاء انہی دونوں سے ہوتی ہے۔

<u>زبان کو پہلے ذکر کرنے کی وجہ:</u>

(۱)　سب سے پہلے عام طور پر زبان ہی سے بات چیت ہوتی ہے۔ اس کے بعد ہاتھ چلتا ہے۔

(۲)　زبان کا چلانا آسان ہے۔

(۳)　زبان کی تکلیف زیادہ شدید اور دیرپا ہوتی ہے، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جراحات السنان لها التیام
ولا یتام ما جرح اللسان

ترجمہ: نیزوں کے زخم مٹ جاتے ہیں مگر زبانوں کے زخم نہیں مٹتے۔

اور اردو میں بھی کسی نے خوب کہا ہے:

چھری کا، تیر کا، تلوار، کا گھاؤ بھرا
لگا جو زخم زباں کا رہا ہرا کا ہرا

(۴)　زبان کی تکلیف میں ابتلاء زیادہ ہے حتیٰ کہ خواص بھی اس میں مبتلا ہیں۔

(۵)　زبان سے تکلیف زندے مردے دونوں کو عام ہے اور ہاتھ سے تکلیف زندوں کے ساتھ خاص ہے۔ یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ایک ہے جنھیں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ لاکھ حدیثوں میں سے منتخب فرمایا ہے کہ انسان کو اپنے دین پر عمل کرنے کے لیے یہ پانچ احادیث کافی ہیں۔

(۱)　**انما الاعمال بالنیات**۔ عبادات کی درستی کے لیے

(۲)　**من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ**۔ عمر عزیز کے گراں قدر لمحات کی حفاظت کے لیے

(۳)　**لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہٖ**۔ حقوق العباد کی صحیح طور پر ادائیگی کے لیے

(۴)　**الحلال بین والحرام بین وما بینھما مشتبھات فمن اتقی الشبھات فقداستبرأ لدینہ**۔ مشتبہات سے بچنے کے لیے

(۵)　**المسلم من سلم المسلمون من لسانہٖ ویدہ**۔ اپنے اسلام میں کمال پیدا کرنے کے لیے۔ (یہ آخری جملہ میں نے اپنی طرف سے سمجھ کر لکھا ہے) امام اعظم ابوحنیفہؒ نے اپنے صاحبزادہ حماد سے فرمایا تھا کہ میں نے پانچ لاکھ احادیث میں سے پانچ احادیث منتخب کی ہیں۔ (نصر ص۲۱۵)

© rasailojaraid.com